رشد وہدایت

کامیاب زندگی کا راز

از: حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی مدظلہ العالی

جامعہ المرکز الاسلامی میں مولانا عبدالقیوم حقانی کا طلبہ سے ولولہ انگیز خطاب!

ضبط وترتیب: قاری سید عارف علی شاہ

متعلم جامعۃ المرکز الاسلامی

مولانا حقانی کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں، موصوف جامعہ ابوھریرہ کے بانی وسرپرست ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ اچھے محقق عالم، مصنف، ادیب اور شعلہ بیان مقرر اور خطیب بھی ہیں۔ استاذ العلماء محدثِ کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب اور دیگر اساتذہ کرام کی خدمت وفیض یافتہ اور ملک کے معروف ومشہور علمی جریدے اسلامی صحافت کا علمبردار ماہنامہ القاسم کے سرپرست بھی ہیں۔ آپ کی بلند پایہ تصانیف علمی اور دینی حلقوں میں مشہور ومعروف ہیں۔ موصوف کی گرانقدر علمی وتحقیقی کاوشیں اور تحقیقی مضامین ملک بھر کے علمی ودینی رسالوں کے علاوہ مرکزِ علم دارالعلوم دیوبند کے ترجمان ''ماہنامہ دارالعلوم'' میں بھی بڑی ترجیح اور اہمیت کے ساتھ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ پچھلے دنوں جمعیت طلباء اسلام یونٹ جامعہ المرکز الاسلامی بنوں کی دعوت پر جامعہ المرکز الاسلامی بنوں تشریف لائے اور بحیثیت مہمان خصوصی مفتی محمود لائبریری کا افتتاح فرمایا اور اس موقع پر مولانا حقانی صاحب نے مفتی محمودؒ لائبریری کے لئے اپنی طرف سے 5 (پانچ) ہزار روپے کی نقد کتب اور اپنی تمام کتابوں کے سیٹ کا اعلان کیا۔ نماز مغرب کے بعد مولانا حقانی صاحب نے طلباء کرام سے جامعہ کے جامع مسجد میں تفصیلی خطاب فرمایا، جو کہ من وعن نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

خطبہ مسنونہ کے بعد! میری حیثیت آپ حضرات کے سامنے ایک طالب علم کی ہے اور جو کچھ مفتی صاحب یا دھی صاحب نے فرمایا یہ سب کچھ قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کی دعاؤں اور صحبت کا نتیجہ ہے عزیز طالب علموں! مولانا محمد قاسم نانوتویؒ قاسم العلوم والخیرات کیسے بنے؟ مولانا حسین احمد مدنی صاحبؒ شیخ العرب والعجم کیسے بنے؟ مفتی محمودؒ جس کے پاس صبح کو ہے شام کو نہیں شام کو ہے تو صبح کو نہیں۔ (جس کی سوانح میں نے لکھی ہے) وہ قائد ملت کیسے بنے؟ ضیغم اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی امام الھند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد، شیخ الھند حضرت مولانا محمود الحسن صاحبؒ یہ سارے حضرات کیسے اس مقام پر پہنچے؟ اسی طرح اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ آپ کو بھی یہ رُتبہ ومقام ملے تو یاد رکھنا میں نے بڑے بڑے استعداد والوں کو فوجی خطیب بنتے دیکھا ہے اور یا پھر اعلیٰ استعداد کے ساتھ صرف امام الحی بنے اور ان کے ساتھ علوم وفنون کا بڑا خزانہ دفن ہوگیا۔ اور بہت سے طالب علموں کو دیکھا ہے جنھوں نے اپنے اساتذہ کرام کی خدمت کی آج وہ شیخ الحدیث بنے، بڑے بڑے مدارس کے مہتمم بنے اور ساری دنیا میں ان کا فیض

جاری ہے۔ میں بھی آپ کی طرح طالب علم ہوں اور مجھے اس پر فخر ہے لیکن یاد رکھنا اپنی دوران طالب علمی میں اپنے لئے ایک نمونہ (Ideal) منتخب کرو۔ مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے فرمایا، کہ "اپنے روشن مستقبل کے لئے ایک نمونہ کا انتخاب کرو اور پھر اسی کے بعد اسی طرح مکمل بنو۔ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دو اپنی عقل مٹا دو اپنی رائے ختم کرو۔ اندھے مقلد بنو اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کرو جیسے لکڑی ترکان کے حوالے کی جاتی ہے اور پھر وہ اس سے مختلف چیزیں بناتا ہے لیکن انتخاب میں اچھے اعمال اچھے اخلاق تدبر و تدبیر سے کام لو۔ یہ سوال جناب حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ سے پوچھا گیا کہ یہ بات تو اس وقت موثر ہوتی جب مدارس کا نظام نہ ہوتا تھا۔ کسی دور دراز علاقے میں ایک استاد کے ساتھ مسجد میں طالب علم رہا کرتے تھے۔ تو اس وقت ایک استاد سے سب کچھ پڑھ لیتے تھے، وہ طالب علم صرف ایک سال میں طہر متخلل پڑھ لیتے۔ مگر اب تو ایک درجہ نہیں دورہ حدیث تک ہر درجہ میں بہت سارے اساتذہ ہوتے ہیں۔ تو ایک استاد کو کیسے نمونہ بنائے تو اس پر مولانا گیلانیؒ نے فرمایا کہ بھائی عرب کہتے ہیں "الاب واحد والاعمام شتی"" باپ ایک ہوتا ہے جب کہ چچا مختلف ہوتے ہیں

؎ شناوران محبت تو سینکڑوں ہیں مگر — جو ڈوب جائے وہ پکا ہے آشنائی کا۔

دوسری بات عزیز طالب علمو! دوران طالب علمی اپنے آپ کو مٹاؤ، اپنی رائے ختم کرو، میں نے ایک مرتبہ حضرت مولانا عبدالحقؒ صاحب سے پوچھا کہ حضرت مولانا حسین احمد صاحبؒ مدنی شیخ العربؒ والعجم کیسے بنے؟ تو حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ دیوبند کے جمعہ داروں نے احتجاج کیا تو قاری محمد طیب صاحبؒ مہتمم دارالعلوم نے اعلان فرمایا کہ جمعہ داروں نے احتجاج کیا ہے اب جو طالب علم طالب علموں کی اس گندگی کو صاف کرے گا ہم اس کو انعام دیں گے۔ اس وقت طالب علموں کی تعداد 4، 5 ہزار کے قریب تھی اگلی صبح جب طالب علم اُٹھے تو دیکھا کہ سارے بیت الخلاء صاف ہیں قاری صاحب نے اعلان فرمایا کہ جن طالب علموں نے یہ کام کیا ہے ان کو بلاؤ تا کہ انعام دیا جائے مگر کوئی پتہ نہ چلا، دوسری رات قاری صاحب نے چند طالب علموں کو تحقیق کیلئے بٹھایا ان طالب علموں نے آدھی رات کو دیکھا کہ ایک شخص منہ چھپائے آئے اور تمام بیت الخلاؤں کو صاف کیا انہوں نے ہر چند پہچاننے کی کوشش کی مگر بے سود تیسری رات قاری صاحب نے طالب علموں کو حکم دیا کہ اس کو پکڑو اور حاضر کرو یہ تو انعام کا مستحق ہے تیسری رات وہ حضرت پھر آدھی رات کے قریب تشریف لائے اور تمام بیت الخلاؤں کو صاف کیا۔ دو تین گھنٹوں تک وہ ٹین کو بھرتے اور دور لے جا کر خالی کرتے آخری بیت الخلاء میں طالب علموں نے اس کو پکڑا اور دونوں طرف سے کھینچا، تانی شروع ہوئی اس زور و شور میں گندگی سے بھرا ٹین اس صاحب کے بدن پر آ گرا، اور ساری گندگی اس کے بدن، کپڑوں اور داڑھی پر پھیل گئی، اس کے بعد وہ نوجوان ان کے قدموں میں گر پڑا اور کہا کہ خدارا زندگی میں میرا راز فاش نہ کرنا، یہ کون تھا یہ شیخ العرب والعجم دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس اور جمعیت علماء ہند کے صدر شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ تھے۔ اس کے بعد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے فرمایا کہ شیخ الھندؒ کو شیخ الھند کیوں کہتے ہیں؟ یہ بھی آپ کو بتاتا ہوں بانی دارالعلوم حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کا والد صاحب بیمار ہو گیا دست جاری ہے۔ سبق کے بعد حضرت نانوتوی

ؒ نے فرمایا کہ آؤ میرا باپ بیمار ہے اس کی بیمار پُرسی کے لئے جائیں گے۔ جب وہاں پر گئے تو دیکھا کہ دست جاری ہے اور چار پائی کے نیچے گندگی ہے طالب علموں نے کہا کہ جاؤ جمعہ دار کو بلاؤ طالب علم ویسے بھی آدھی بات سنتے ہیں ایک ادھر دوسرا اُدھر چلا گیا ایک طالب علم تھا محمود نام تھا اس نے آستین چڑھا کر گندگی کو جمع کیا اور باہر ڈال دیا۔ مولانا قاسمؒ نے یہ دیکھ کر دعا کی کہ ربا تو جانتا ہے نہ تو میرا حسن ہے نہ جمال نہ کمال ہے نہ مال۔ اللہ تو جانتا ہے میرے پاس علم کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔ محمود جو طالب الھند ہے یا اللہ تیری رضا کیلئے میرے باپ کی گندگی کو صاف کیا یہ طالب الھند تھا اسے شیخ الھند بنا دیں۔ بات ختم ہوگئی چالیس، پچاس سال کے بعد مولانا محمود الحسن ؒ مالٹا میں گرفتار ہوگئے۔ رہائی کے بعد دار العلوم دیو بند تشریف لائے وہاں پر برصغیر کے تمام علماء جمع ہیں ہزاروں علماء نے متفقہ طور پر آپ کو شیخ الھند کا خطاب دیا اس کے بعد شیخ الھندؒ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے مجھے شیخ الھند کا خطاب دیا اس پر آپ لوگوں کا شکریہ مگر یہ تمہارا کمال نہیں آج سے پچاس سال پہلے مولانا نانوتویؒ نے دعا فرمائی یا اللہ یہ طالب الھند ہے اس کو شیخ الھند بنا دیں اللہ تعالیٰ نے وہ دعا **50** سال بعد قبول فرمائی۔

میرے بھائیوں! صرف ایک بات اور ایک پیغام اپنے رائے کو فنا کرو۔ اپنی عقل مٹا دو اپنے اساتذہ کے ہاتھوں میں ہاتھ دو اور خدمت واطاعت کرو۔ اور پھر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تم کو روشنی دیتا ہے کہ نہیں میں نے اپنے ان گنہگار آنکھوں سے دیکھا ہے مولانا ابوالحسن علی ندویؒ دار العلوم حقانیہ تشریف لائے اس نے بڑی ناشنا بات فرمائی تھی۔ کہ طالب علموں میں جانتا ہوں اگر کسی طالب علم نے دار العلوم حقانیہ اپنی مادر علمی کے ایک خزاں کے گرے ہوئے پتے کو قصداً بے ادبی سے اپنے پاؤں سے مسل ڈالا، اللہ تعالیٰ اسے علم دے گا مگر اس کا فیض نہیں پھیلے گا اللہ تعالیٰ اس سے دین کا کام نہیں لے گا۔ پھر فرمایا اگر غبی ہے کُند ذہن ہے حافظہ اور مطالعہ میں کمزور ہے۔ لیکن احترام کے ساتھ اپنی مادر علمی کے دیواروں کے ساتھ اپنے سینہ کو رگڑے، ربِ کعبہ کی قسم اللہ کریم اسے دنیا میں نور علم دے گا اور اس کا فیض پھیلائے گا۔

انشاء اللہ یہ موقع اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔ محنت کرو کوشش کرو کیونکہ

بے کوشش، و بے جُہد ثمر کس کو ملا ہے — بے غوطہ زنی گنج گوہر کس کو ملا ہے
بے خاک کو چھانے ہوئے زر کس کو ملا ہے — بے جور کشی تاج ظفر کس کو ملا ہے
جو رتبہ بالا کے سزاوار ہوئے ہیں — وہ پہلے مصیبت کے گرفتار ہوئے ہیں

(۱) چہار سو شور ہے ''بحران ہے، بحران ہے'' مگر سوال یہ ہے کہ کس چیز کا علم؟ عقل کا؟ مال و مادہ کا؟ تہذیب وتمدن کا؟ جاہ ومنصب کا؟ عیش وعشرت کا؟ راحت کی فراوانی کا؟ نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں! دل اور ضمیر کا بحران ہے شخصیت اور اخلاق کا بحران ہے۔ جس نے قوموں میں، آج کل پوری ملت اسلامیہ میں، بالخصوص برصغیر اور مملکت خداداد پاکستان میں صحیح اور مستقیم قیادت کے بحران کو جنم دیا ہے۔ اور ایسے بے شمار مسائل پیدا کر دیئے گئے ہیں جن کا کوئی حل نہیں۔ لاریب امت بحران سے دوچار ہے مگر بحران اس زندہ ضمیر کا ہے جو خریدا نہیں جاسکے جو کھلایا نہ جاسکے جو کسی سودے بازی کو قبول نہ کرے۔ ایسے قلب، ایسے عزم وحوصلہ اور ایسے دل کا بحران ہے۔ جو ایمان اور یقین کی دولت سے مالا مال ہو۔ امت میں پہلا بحران اور خلا ہے۔ جو بہت دنوں سے پیدا ہو گیا ہے۔ اب کے مہذب اور ترقی یافتہ معاشرہ،

علم وتہذیب کے نقطہ عروج پر پہنچے ہوئے تمدن میں کسی چیز کی کمی نہیں معلومات کی کثرت ہے مطبوعات کی بہتات ہے علم کی فراوانی ہے ریسرچ وتحقیق اور تصنیف وتالیف کے میدان میں وہ کون سا پہلو ہے یا کون سا عنوان ہے۔ جو تشنہ توضیح رہ گیا ہے۔ مگر اس سب کچھ کے باوجود امت ایک جوہر عالی اور افراد امت ایک روح انقلاب کی حقیقت سے ناآشنا ہیں عام افراد اور معاشرتی سوسائٹی تب آپ کی بات سنی گی۔ آپ کی بات موثر سمجھے گی جب عمل اور کردار علم اور شخصی زندگی کے حوالے سے ان کے سامنے ایسی چیز پیش کردی جائے جو خود ان کے اندر کم یاب بلکہ نایاب ہو۔ جس میں افلاس اور قلاش ہو وہ قناعت، سادگی، اخلاص، للہیت، زہد، ضبط نفس، اور جاہ ومنصب، کے طلسم سے آزاد ہونے اور زندگی کے رنگین اور خوشنما کھوکھلے مظاہر سے بے اعتنائی کی عظیم دولت ہے۔ موجودہ معاشرہ اس میدان میں بالکل دیوالیہ ہو چکا ہے۔ جب اس معاشرہ اور موجودہ دور کی سوسائٹی میں ان ہی جیسے چند صالح افراد لذت وراحت دنیا کو ٹھکراتے اور ان بلند قدروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جن پر ساری دنیا کا ایمان ہے اور سارے لوگ جس کی پرستش کرتے ہیں تو ان کے سامنے اخلاق وشخصیت کا ایک نمونہ آجاتا ہے اور اس پر لپکتے اور ان کے اخلاق اور عادات سے اپنی زندگی سنوارتے ہیں۔ یہ عمل کی دولت ہے یہ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسلامی تعلیمات کی عملی مظاہر اور اخلاق وکردار کے نمونے ہیں اس سے ہم اپنا اعتماد ووقار حاصل کرسکتے ہیں عزیز طالب علموں اپنے اساتذہ کے ساتھ عشق پیدا کرو، عشق عشق، جنون جنون، ولولہ ولولہ، محبت بے تابی، مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کا نہ فصاحت تھا نہ بلاغت بیمار لاغر کمزور آدمی تھے آج پوری دنیا میں اس کا فیض عام ہو رہا ہے۔ وجہ کیا تھی اس کا پس منظر کیا ہے۔ استاد مولانا خلیل احمد نوراللہ مرقدہ ان کے گھر آئے تھے رات کے وقت تاریکی میں مولانا الیاسؒ ماچس جلا کر اپنے استاد کے چہرے کا دیدار کیا کرتے تھے۔ اور اسی طرح اس کی ساری رات بیت گئی، کہ وہ ماچس جلاتے رہے۔ اور اپنے استاد کے چہرے کا دیدار کرتے رہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ مکہ مکرمہ میں اپنے شیخ حضرت مولانا امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے پاس تھے۔ حضرت اقدس امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے فرمایا کہ بیٹے یہ سارا کتب خانہ مکہ کا تیرا اور جاؤ اسے لے لو (ہاں ہم لوگ ہوتے تو کہتے کہ الحمد للہ اور کتب خانہ گھر لے آتے مولانا حقانی) مگر قربان ہو جاؤں مولانا تھانویؒ کے صدقے مولانا تھانویؒ فوراً لپکے اور حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے سینے سے لپٹ گئے اور فرمایا کہ حضرت کتب خانہ نہیں بلکہ دل چاہیے دل چاہیے دل دل ہاں،

صد کتب وصد ورق در نار کن   قلب را با نور حق گلزار کن

حضرت مولانا امداد اللہ نے فرمایا، کہ بیٹے جاؤ جہاں تم جاؤ گے میرا دل تمہارے ساتھ ہوگا۔

عزیز طالب علمو! اصل بات اور کامیابی کا گر، شخصیت کا انتخاب اور پھر اس ہاتھ میں ہاتھ دو اور پھر دل میں اپنے استاد کے بغیر اور کوئی نہ ہو (دہ شنکی خالونہ پریږدہ) یہ عشق مجازی کے چکر چھوڑ دو یہ ویسے بکواس ہے۔ محبوب اپنے استاد سے زیادہ محبوب کوئی نہیں۔ استاد کی ادا ان کی گفتار ان کی نقل میں عقل ہے۔ بات سمجھ میں آ گئی شخصیت اور اپنے استاد کو منتخب کرو استادوں کی نقل ہی عقل ہے۔ ہمیں تو اپنے اساتذہ کی ہر ادا یاد رہے ہمارے صدر مرحوم حضرت مولانا عبدالحلیمؒ صاحب زروبی والے بہت بڑے عالم تھے۔ اساتذہ بیٹھے ہیں

سب ان کو جانتے ہیں فانی صاحب ؒ (مولانا ابراھیم فانی) دورہ حدیث کے سال دارالحدیث میں میرے ساتھ بیٹھے تھے بخاری شریف کا سبق ختم ہوگیا۔ درمیان میں وقفہ تھا طالبان تو طالبان ہوتے ہیں فانی صاحب نے مجھ سے کہا ''فانی صدر صاحب کے بیٹے ہیں اب حقانیہ میں مدرس ہیں'' مجھے کہا عبدالقیوم مجھے الہام ہوگیا ہے الہام الہام، اور پھر شعر کہا،

؎ بت پرستی دین احمد میں کبھی آئی نہیں اس لئے تصویر جاناں میں نے کھچوائی نہیں

مجھے کہا یہ کیسا ہے میں نے کہا بہت ہی اچھا ہے شاعر تو شاعر ہوتے ہیں۔ جہاں پر شاعر ہوتے ہیں صرف ایک چابی چاہتے ہیں نعت خوان سے جب کوئی کہتا ہے کہ تمہاری نعت میں بہت مزا ہے۔ پھر دیکھو کہ وہ کیسے جذبے میں آتا ہے۔ جب ہم کسی جلسے میں جاتے تھے تو ہمارے ساتھ ایک نعت خوان تھا۔ وہ نعت کہتا کہ '' یوخل به خم مدینے ته یوخل به خمه ''ایک دفعہ جاوں گا مدینہ، جب نوٹ آتا تھا تو وہ اس کے ساتھ اور زور لگا کر کہتا (یوخل به خم ، یوخل به خم) جب بہت جذبے میں آتا تو میں کہتا کہ ظالم ایک مرتبہ تو جاؤ، تو میں نے فانی صاحب سے کہا کہ بہت اچھا شعر ہے۔

؎ بت پرستی دین احمد میں کبھی آئی نہیں : اس لئے تصویر جاناں میں نے کھچوائی نہیں

جب ہم صدر صاحب کے پاس چلے گئے تو وہاں پر فانی صاحب مجھے دیکھ رہے تھے کہ میں اس کے والد صاحب سے کہوں تا کہ وہ بھی شعر سن کر داد دیں۔ میں نے صدر صاحب سے کہا کہ جی آج تو فانی صاحب نے کمال کیا ہے۔ صدر صاحب نے فوراً کہا۔ کہ اس ظالم نے یہ شعر دارالحدیث میں کہا ہوگا میں نے کہا کہ جی ہاں اس نے کہا! وہاں پر آدمی کو الہام بہت زیادہ ہوتا ہے۔ صدر صاحب کمزور تھے۔ اس نے کہا کہ میں سناؤں میں نے کہا جی ہاں اس نے فرمایا۔

؎ ہاتھ ہیں کانپتے ہوئے آنکھوں میں بینائی نہیں : اس لئے تصویر جاناں میں نے کھچوائی نہیں

اس کے بعد پنجاب سے ایک بوڑھا مہمان آیا تھا۔ سفید داڑھی تھی نام یاد نہیں طالب علمی کے زمانے میں بہت سا وقت گزر گیا۔ اس نے کہا کہ مجھے بھی الہام ہوگیا اور کہا

؎ لوح دل پر نقش ہے احساس تنہائی نہیں : اس لئے تصویر جاناں میں نے کھچوائی نہیں

بہر حال میں نے آپ کو ایک اصول بتایا ہے کہ اپنے آپ کو فنا کرو اور اپنے لئے شیوخ میں سے انتخاب کرو الاب و احدٌ والاعمام شتیٰ '' کیونکہ

بے کوشش، بے جہد ثمر کس کو ملا ہے : بے غوطہ زنی گنج گوہر کس کو ملا ہے

بے خاک کے چھانے ہوئے زر کس کو ملا ہے : بے جورکشی تاج ظفر کس کو ملا ہے

جو رتبہ بالا کے سزاوار ہوئے ہیں : وہ پہلے مصیبت میں گرفتار ہوئے ہیں

میں آخر میں تمام مشائخ، علماء، اساتذہ اور تمام طلباء کرام کا ممنون و شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھ جیسے گنہگار کو بھی ملاقات کا موقع عنایت فرمایا واجرکم علی اللہ۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ دعا کے بعد علماء وطلباء کرام سے مصافحہ فرما کر رخصت ہوگئے۔